یوتھ کارنر (یشوع ۲۱)

خداوند یسوع مسیح میں آپ سب کی سلامتی ہو، اس مضمون میں ہم یشوع کی کتاب کا باب نمبر ۲۱ دیکھیں گے، پہلی نظر میں شائد آپ کو لگے گا کہ یہ خشک ترین باب ہے کیونکہ اس میں ناموں کی فہرست ہے لیکن پھر ہم دیکھیں گے کہ ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ اس باب میں کلام مقدس کی سچائیاں پنہاں ہیں جنہیں شائد ہم نے پہلے کبھی غور سے پڑھا نہیں ہے۔ اس میں ایسے اسباق ہیں جو ہمارے آج کے دور میں قابل عمل اور اُن کا زندگیوں پر اطلاق ہماری روحانی ترقی کرسکتا ہے۔ میری دعا ہے کہ کلام کے اس حصے کا مطالعہ کرنا آپ کے لیے برکت کا باعث ہوگا۔ میری دعا ہے کہ جب آپ اس مضمون کر پڑھیں تو خدا آپ کو اس بات احساس دے کہ بطور مسیحی آپ اس دنیا میں اکیلے نہیں ہیں بلکہ پوری دنیا آپ کے جیسے کروڑوں ہیں جو مسیح کی پیروری کر کے خوشی محسوس کرتے ہیں۔ کیونکہ ہم سب یسوع مسیح پر ایمان رکھنے کے باعث ایک ہی خدا کی عبادات کرتے ہیں۔

اب آیئے دیکھتے ہیں کہ یشوع ۲۱ میں کیا تفصیلات ہیں۔

اس باب میں ہم دیکھتے ہیں کہ اسرائیلی اب کئی سالوں کے سفر کے بعد اب اس ملک موعود میں مقیم ہورہے ہیں، تمام قبیلوں کو اُن کی میراث مل چکی تھی اب صرف لاوی رہ گئے تھے۔ اب یہ لاوی کون تھے؟ یہ ایک قبیلہ تھا جسے خدا نے اپنی خدمت کے لیے الگ کرلیا تھا جن کا کام ہیکل میں خدمت کا کام سرانجام دینا اور قربانیاں چڑھانے میں عام لوگوں کی مدد کرنا۔ باقی قبائل کی طرح لاویوں کو کوئی میراث کا حصہ نہیں ملتا تھا بلکہ خدا نے حکم دیا کہ ان کو اور قبائل کی میراث کے درمیان شہر دیئے جائیں جہاں وہ اپنے گلہ کے ساتھ رہ سکتے ہیں۔

یشوع ۲۱ کے اہم نقاط۔

۱) آیات ۱-۳ میں ہم دیکھتے ہیں کہ لاوی قبیلے کے سردار یشوع کے پاس آئے اور شہروں کا تقاضہ کیا جن میں وہ رہ سکتے تھے۔ جیسا کہ خدا نے موسیٰ کو حکم دیا تھا اُنہوں نے یشوع کو یاد دلایا کہ لاویوں کا ایک خاص کام ہے جس کے لیے خدا نے اُنہیں چُنا ہے۔ اس لیے اُنہیں شہر عنایت کیے جائیں جہاں وہ گھر جیسا محسوس کرسکیں۔

۲) آیات ۴-۴۲ شہروں کی تقسیم: یشوع نے لاویوں کی درخواست کے مطابق کیا اور اُنہیں ۴۸ شہر دیے جہاں وہ رہ سکیں۔ علاوہ ایسے مقامات بھی اُن کو دیے جہاں اُن کے جانوروں کے غلہ ہو۔ یہ تمام شہر مختلف قبیلوں کی میراث کے اندر تھے تاکہ لاوی تمام قبیلوں کے اندر ہوں اور اپنے اردگرد رہنے والوں کی بہتر خدمت کرسکیں۔

۳) آیات ۴۳-۴۵ پناہ گاہ کے شہر: یشوع کی کتاب کا یہ باب اس بات پر بھی روشنی ڈالتا ہے کہ خدا کے وعدے ہمیشہ پورے ہوتے ہیں۔ اسرائیل کو وہ ملک مل گیا تھا جس کے دینے کا وعدہ خدا نے اپنے لوگوں سے کیا تھا۔ یہاں اس بات کا احساس بھی گہرا ہے کہ وہ تمام سال جو انہوں نے بیابان میں گذارے اور جو انہوں نے لڑائیاں کیں، وہ سب کچھ ضائع نہیں ہوا۔ بے شک یہ باب شہروں کی تقسیم کے بارے میں تو بھی ہم بہت سی باتیں سیکھ سکتے ہیں۔

۱) خدا وفادار ہے، اس باب میں ہم دیکھتے ہیں کہ خدا اپنے لوگوں سے کیے گئے وعدوں کو پورا کرتا ہے۔ اسرائیلیوں نے اس لمحے کا شدت

سے انتظار کیا تھا اور اب وہ لمحہ آ چکا تھا۔ جو کچھ بھی خدا نے وعدہ کیا تھا پورا ہوا۔ یاد رکھیں کہ خدا اپنے وعدے پورے کرتا ہے بسا اوقات اُس میں وقت لگ جاتا ہے لیکن وعدے پورے ہوتے ہیں۔ اور ہم خدا کی ذات پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔

۲) برادری کی اہمیت: پورے ملک میں لاویوں کو شہر الاٹ کرنے سے ہمیں معلوم پڑتا ہے کہ برادری کس طرح ضروری اور اہم ہے۔ لاویوں کا قبیلوں کی میراث کے اندر رہنے کے مقصد یہ تھا کہ وہ اپنے لوگوں کی روحانی ترقی اور ایمان کی مضبوطی میں اُن کے مددگار ہونگے۔ اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں بھی مسیح میں مضبوط ہونے اور ترقی کرنے کے لیے ایک دوسرے کی ضرورت ہے بطور مسیحی ہماری بُلاہٹ ہے کہ ہم ایک دوسرے کے مددگار رہوں۔ امثال ۲۷:۱۷۔

۳) خدمت اور ذمہ داریاں: لاویوں کی خاص ذمہ داری یہ تھی کہ وہ دوسروں کی خدمت کریں اور یہ محض نوکری نہیں بلکہ اُن کی بُلاہٹ تھی اسی طرح ہماری بھی کسی نا کسی طرح کی ذمہ داری ہے کہ اپنی اردگرد لوگوں کی مدد کریں۔ خواہ سکول، چرچ یا پھر دوستوں کا حلقہ۔

اب آیئے مختصر طور پر لاویوں کے کام اور خدمت پر کچھ تفصیل کرتے ہیں۔

لاویوں کے کام اور اُن کی خدمتیں: لاوی عام لوگوں کی طرح نہیں تھے خدا نے اُنہیں خاص مقصد کے لیے پوری قوم میں سے الگ کیا تھا پوری دنیا میں جہاں ہر کوئی اپنے فائدے اور دلچسپی کو دیکھتا ہے لاویوں کی ذمہ داری یہ تھی کہ وہ خدا کی خدمت کریں اور اپنے اردگرد بھائی بہنوں کی مدد کریں۔ یہ کوئی چھوٹا کام نہیں تھا اُن کی اپنے کام سے لگن اُن کے کام کو اسرائیل کے اندر اہم بناتی تھی۔ ذرا سوچیں ہم اس اُصول کو آج کے زمانے میں کیسے عمل میں لا سکتے ہیں۔ آپ کے اردگرد کون سے لوگ ہیں کو خدمت گذاری کا کام کرتے ہیں؟ ممکن ہے وہ سکول کے اُساتذہ ہوں جو سکول کے بعد بھی سکول میں رہ کر اپنے طلباء کی مدد کرتے ہیں۔ یا ایسے دوست جو اپنے دوستوں کو ضرورت میں دیکھ کر پیش قدمی کر کے مدد کرتے ہیں۔ جب ہم اس طرح کے لوگوں کے کردار اپنے اردگرد لوگوں کی زندگیوں میں دیکھتے ہیں تو ہمیں بھی ایسا جذبہ ملنا چاہیے کہ ہم اپنے معاشرے میں مددگار رہوں۔

پناہ گاہ کے شہر: مندرجہ بالا جس باب کا یشوع کی کتاب میں ہم نے خلاصہ کیا ہے اُس کی ایک خاص بات پناہ کے شہر قائم کرنا ہے۔ ان شہروں کا مقصد یہ تھا کہ اگر کوئی شخص کسی کو حادثاتی طور پر نقصان پہنچا دے تو وہ وہاں جائے اور پناہ لے لے۔ اور لاوی بطور روحانی پیشوا ان شہروں کے نگہبان تھے۔ ہم جانتے ہیں کہ ہم سب سے خطا ہوتی ہے ایسے میں کسی ایسی جگہ کا ہونا جو پناہ کا کام دے بہت ضروری ہے آج کے زمانے میں بھی یہ بہت ضروری ہے کہ انسان کی زندگی میں پناہ لینے کی جگہ ہو، ہم ایسا ماحول بنا کر رکھیں جہاں ہمیں یقین ہو کہ کوئی ہمیں سمجھے گا اور ہماری سُنے گا ایسے شہر ہونے چاہیے جہاں غلطی کرنے کے بعد انسان اپنے آپ کو محفوظ سمجھ سکے۔

وعدوں کو پورا ہونا:

اس باب میں ہمیں یہ بھی یاد دلایا گیا ہے کہ خدا اپنے وعدوں کو پورا کرتا ہے ہر شہر جو لاویوں کو دیا گیا تھا اس بات کی یقین دہانی تھا کہ خدا اپنے لوگوں کی فکر کرتا ہے یہ سب کچھ ہمارے لیے حوصلہ افزائی کا سبب ہونا چاہیے کیونکہ زندگی ہم سب کسی نا کسی چیلنج کا سامنا کرتے ہیں اور ہمیں ایسا لگتا ہے جیسے حالات ہماری مرضی کا رُخ نہیں موڑ رہے ہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ خدا وفادار ہے اور وہ اپنے وعدے پورے

کرتا ہے۔

حاصل کلام تین باتیں دھیان گیان کے لیے

۱) خدا کے وقت پر بھروسہ رکھیں۔ یاد رکھیں کہ اچھے کام ہونے میں دیر ہو سکتی ہے لیکن خدا اپنے وعدے کبھی نہیں بھولتا۔ جب آپ اپنی زندگی میں کسی چیز کا انتظار کر رہے ہیں خواہ کو زندگی کا مقصد ہو، کچھ ایسا ہو جو آپ نے خدا سے مانگ رکھا ہے یا کسی بات میں خدا پر بھروسہ رکھنا ہے تو یاد رکھیں کہ وہ وفادار ہے۔

۲) ایک دوسرے کی مدد کرنے کے لیے ہمیشہ تیار رہیں: کچھ وقت دھیان گیان میں گذاریں اور سوچیں کہ آپ کے اردگرد کس کو آپ کی ضرورت ہے۔ ہو سکتا ہے کسی کی بات سُننی ہو، یا کسی اور طرح سے کسی کو مدد درکار ہو یاد رکھیں آپ کی تھوڑی کوشش کسی اور انسان کی زندگی میں بڑا اثر چھوڑ سکتی ہے۔

۳) ہمیشہ اپنے اور دوسروں کے درمیان ایک محفوظ فاصلہ رکھیں: سوچیں کہ کس طرح آپ دوسروں کے لیے محفوظ ماحول بنا کر رکھ سکتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی کی مدد کرنا جس کو کوئی تنگ کر رہا ہو۔

یشوع ۲۱ کا خلاصہ: اس میں، جیسا میں نے پہلے عرض کی تھی کہ محض ناموں کی فہرستیں نہیں ہیں بلکہ اس میں اسباق ہیں کہ ہم اپنے اردگرد لوگوں کے لیے کس طرح مددگار ہو سکتے ہیں اپنے معاشرے میں بہتر ماحول کیسے پیدا کر سکتے ہیں۔ جب آپ اپنے شخصی وقت میں یشوع ۲۱ پر دھیان گیان کریں تو ان باتوں کو یاد رکھیں، سوچیں کہ آپ اپنے اردگرد کے ماحول پر کتنا اچھا اثر چھوڑ سکتے ہیں۔ جیسا کہ لاویوں کی بلاہٹ یہ تھی کہ وہ کلام مقدس کو سکھیں اور سکھائیں ایسے ہیں ہر ایک مسیحی کی بھی بلاہٹ ہے کہ وہ کلام مقدس کو اپنی آخری سانس سیکھتا رہے اور سکھاتا رہے۔ میری دعا ہے کہ آپ اپنی زندگی میں یسوع مسیح کو اپنی نگاہوں کو مرکز بنا کر رکھیں تاکہ ہر مشکل، تنگی اور آزمائش میں قائم رہ کر اپنے اردگرد ایمانداروں کی بھی مدد کر سکیں۔ آمین